تقلید کیا ہے......؟

آیت اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ
آیت اللہ العظمیٰ علی مشکینی اردبیلی صاحب قبلہ

قرآنی ثبوت

خود قرآن مجید نے مسائل دینیہ کے علم کا جو طریقہ مقرر کیا ہے وہ یہی ہے ارشاد ہوتا ہے :**فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين و لينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون**۔ کیوں نہیں ان میں سے ہر جماعت میں سے ایک گروہ سفر کرتا تا کہ وہ مسائل دینیہ کو سمجھیں اور واپس آنے کے بعد اپنی قوم کو ڈرائیں یعنی فرائض شرعیہ پر متنبہ کریں، شاید کہ وہ ڈریں یعنی فرائض پر عمل پیرا ہو جائیں۔

یہاں ان لوگوں کے لیئے جو دور دراز مقامات پر رہتے ہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ کو سفر کرنا چاہیئے تا کہ وہ مسائل دینیہ کو حاصل کریں۔

یہاں (**ليسمعوا**) نہیں ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ ''احادیث کو سنیں'' اور اس کا تعلق پھر صرف روایت اخبار سے ہوتا بلکہ (**و ليتفقهوا**) کی لفظ ہے یعنی سمجھیں اس کا تعلق معانی سے ہے اور ان کا سمجھنا استنباط ہے پھر جب وہ واپس جاتے ہیں تو انہی احکام کو اپنی قوم تک پہنچاتے ہیں اگر ان کے بتائے ہوئے احکام پر دوسروں کو عمل کرنا درست نہ ہوتو اس پہنچانے کا کوئی حاصل ہی نہیں ہے پھر صراحت کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ ڈریں یعنی ان کے بیانات سے متاثر ہوں۔ اس کا عملی نتیجہ صرف یہ ہے کہ وہ ان احکام و فرائض کو بجالانے لگیں۔ اسی کو تقلید کہتے ہیں۔

احادیث

احادیث میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے اس سلسلہ میں چند روایات پر اکتفا کی جاتی ہے۔

۱۔ نجاشی جو علماء شیعہ میں ہیں اپنی علم رجال کی معروف کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے شاگردوں میں سے ایک ممتاز شاگرد ابان کو فرمایا : ''یاابان **اجلس في المسجد وافت الناس فاني احب ان يرىٰ في اصحابي مثلك**۔ اے ابان مسجد مدینہ میں بیٹھا کرو اور فتوے دیا کرو کیونکہ مجھے پسند ہے کہ میرے اصحاب میں تمہارے ایسے لوگ دکھلائی دیں۔''

ابان جو مجتہد اور صاحب فتویٰ تھے امام علیہ السلام نے ان کو فتویٰ دینے کا حکم فرمایا تا کہ لوگ سنیں اور اس پر عمل کریں اور امامؑ کی نظر میں تمام مجتہدین اور صاحب فتویٰ ابان کی طرح ہیں یعنی حکم امامؑ کے مطابق ہر شخص کے لیئے جو خود مجتہد نہیں ضروری ہے کہ اپنے مورد ابتلاء مسائل میں کسی مجتہد کی تقلید اور اس کے فتوؤں پر عمل کرے۔

۲۔ کتاب وسائل الشیعہ (مذہب شیعہ میں حدیث کی مستند کتاب) کے باب ۱۱ کتاب القضاء میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ نے 'معاذ' نامی شخص کو

فرمایا: بلغنی انک تقعد فی الجامع و تفتی فیه قلت نعم یجئ الرجل اعرفه بمودتکم و حبکم فاخبره بما جاء عنکم فقال (ع) اصنع "تم ملخصا" اے معاذ میں نے سنا ہے کہ تو مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو فتوے دیتا ہے؟ میں نے عرض کی یا حضرت ایسا ہی ہے، جو کچھ میں نے آپ سے حاصل کیا ہے آپ کے محبوں اور دوستوں کے لیئے بیان کرتا ہوں آپ نے فرمایا ایسا ہی کرو۔

معاذ معصومین علیہم السلام سے حکم الٰہی کا استنباط کر کے فتویٰ کی صورت میں لوگوں کو بتاتے تھے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی معاذ کے اس عمل کی تایید فرمائی۔ امام علیہ السلام کی نظر میں معاذ اور دوسرے مجتہدین یکساں ہیں یعنی مجتہدین کا فتویٰ لوگوں کے لیئے حجت ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۳۔ کتاب وسائل الشیعہ باب ۱۱ کتاب القضاء میں عبد العزیز نامی ایک شخص حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ یا حضرت میرا گھر بہت دور ہے میں اپنے مورد ابتلاء مسائل پوچھنے کے لیئے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا۔ آیا آپ یونس بن عبد الرحمٰن کی تایید فرماتے ہیں اور میں اس سے اپنے دینی مسائل حاصل کرسکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

یہ وہی اجتہاد و تقلید کا نظام ہے جو اس وقت قائم ہے یہی اس وقت بھی قائم تھا بیشک اس وقت اجتہاد آسان تھا اس لیئے کہ ائمہ معصومینؑ موجود تھے اور زیادہ شبہات و توہمات کے پردے حائل نہیں ہوتے تھے۔ اس وقت اجتہاد زیادہ مشکل ہوگیا ہے کیونکہ اختلافات کی کثرت، شبہات کی فراوانی اور عہد ائمہؑ سے دوری ہوگئی ہے لیکن اس سے حقیقت اجتہاد پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ تقلید کے معنی میں کوئی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ کتاب وسائل الشیعہ باب ۱۰ کتاب القضاء میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر سے نقل ہے:

فاما من کان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظا لدینه مخالفا لهواه مطیعا لامر مولاه فللعوام ان یقلدوه

مجتہدین اور فقہاء میں سے جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھنے والا، اپنے دین کی حفاظت کرنے والا، خواہشات نفسانی کی مخالفت کرنے والا اور حکم خدا کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر لازم ہے کہ اس کی تقلید کریں۔

ہمیں گذشتہ مطالب سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ عوام میں سے ان لوگوں پر جو دینی مسائل اور احکام الٰہی سے پوری طرح مطلع نہیں ہیں لازم ہے کہ کسی مجتہد (فقیہ) یعنی اس فن کے ماہر شخص کی تقلید و پیروی کریں۔ اگر چہ وہ لوگ دوسرے علوم وفنون میں خود ماہر اور متخصص (specialist) کیوں نہ ہوں جیسا کہ مجتہد وفقیہ کے لئے بھی دوسرے علوم وفنون میں درپیش مسائل میں متخصص اور ماہر فن کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ پس یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس دنیا میں صحیح اور عقلی زندگی کی بنیاد تقلید پر ہے کیونکہ معاشرے کے تمام افراد نہ فقط تمام علوم وفنون میں ماہر و متخصص نہیں بن سکتے بلکہ درپیش مسائل کا حل بھی نہیں نکال سکتے جس کی وجہ سے معاشرہ کا ہر فرد دوسرے کا محتاج ہے۔ مثلاً ڈاکٹر کے لیئے مکان بنانے میں معمار کی طرف اور معمار کے لیئے بیماری میں ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اور ان دونوں کے لیئے دینی مسائل میں مجتہد وفقیہ کی طرف رجوع کرنا اور اس کی تقلید کرنا لازم ہے۔

پس تقلید کا لازم و واجب ہونا عقل وخرد کے علاوہ قرآن اور احادیث کی رو سے بھی ثابت ہے۔

امام حسن عسکری نے فرمایا:

* عقلمند وہ شخص ہے جو الٰہی احکامات کے آگے سر جھکائے۔